مہرِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف وخصائص

عبدالغفار *

محمد عبداللہ **

اللہ تعالیٰ نے انبیا کرام کو امتیازاتِ نبوت عطا کرکے انہیں عام انسانوں سے ممتاز پیدا کیا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ ربّ العزت نے عظمت و رفعت کا وہ بلند مقام عطا کیا کہ جس تک کسی فردِ بشر کی رسائی ممکن نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہرِ نبوت تھی جو اس حکمِ ایزدی کی تصدیق کرتی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے آخری نبی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کیلئے مقفل کر دیا گیا ہے۔ ختم نبوت مسلمانوں کا ایک ایسا اجماعی مسئلہ ہے جو نہ صرف نصوص شرعیہ سے ثابت ہے بلکہ عقل سے بھی ثابت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی شخص کسی بھی حوالہ سے نبی ہونے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا، کذاب اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے کی ظاہری علامات کے ضمن میں محدثین کرام نے مہر نبوت کو بھی شمار کیا ہے۔ مہر نبوت سے متعلق متعدد روایات کتب احادیث میں وارد ہوئی ہیں۔

مہر نبوت سے مراد وہ نشان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان قدرے بائیں کندھے کی جانب ابھرا ہوا گوشت سا تھا، بعض روایات کے مطابق اس کے آس پاس چند مہاسے سے بھی موجود تھے، اسی کو مہر نبوت کہتے ہیں۔ روایات کے مطابق گزشتہ آسمانی کتب میں اس مہر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاتم النبیین ہونے کی علامت قرار دیا گیا تھا ۔مقالہ ہذا میں مہر بنوت سے متعلقہ اہم امور کو زیر بحث لاتے ہوئے جملہ احادیث کو بیان کیا گیا ہے۔ احادیث کی استنادی حیثیت کے پیش نظر موضوع کی اصولی اور متفقہ مباحث اور فروعی مباحث کو مستند اقوال و روایات کے تناظر میں تحریر کیا گیا ہے۔

مہر نبوت سے متعلق روایات

مہر نبوت سے متعلق تمام محدثین کرام نے خَاتَمِ النُّبُوَّةِ کے عنوان سے مستقل ابواب قائم کئے ہیں۔ بیشتر روایات کے الفاظ ملتے جلتے ہیں۔ بحذف تکرار ذیلی سطور میں چند چنیدہ روایات مع اردو ترجمہ نقل کی گئی ہیں۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی الله عنه يَقُوْلُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ، فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِه، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ-(۱)

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری خالہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لے گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سر پر پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ بعد ازاں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو سے بچا پانی پی لیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شانوں مبارک کے درمیان مہر

* اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، پاکستان۔

** پروفیسر شیخ زاید اسلامک سینٹر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان۔

نبوت کی زیارت کی جو کبوتر کے انڈے جیسی تھی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَأَنَّه بَيْضَةُ حَمَامٍ-(۲)

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک میں مہر نبوت دیکھی، جیسے کبوتر کا انڈا ہو۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : رَأَيْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ-(۳)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے کندھوں کے درمیان (نبوت کی) مہر کو دیکھا ہے۔ وہ کبوتری کے انڈے جیسی گول گوشت اور بالوں والا ٹکڑا تھی۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَكَلْتُ مَعَه خُبْزًا وَلَحْمًا، أَوْ قَالَ: ثَرِيْدًا، قَالَ: فَقُلْتُ لَه: أَسْتَغْفَرَ لَکَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: نَعَمْ، وَلَکَ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْأيَةَ: {وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ} قَالَ: ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَه فَنَظَرْتُ إِلٰى خَاتِمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيْلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّآلِيْلِ-(٤)

عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی اور آپ ﷺ کے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا، یا کہا کہ ثرید کھایا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے آپ کے لیے دعاے مغفرت کی تھی؟ اُنہوں نے فرمایا: ہاں اور تمہارے لیے بھی۔ پھر اس آیت کی تلاوت کی کہ "آپ ﷺ اپنے لئے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے مغفرت طلب فرماتے رہا کریں۔" پھر میں آپ ﷺ کی پشت کی طرف گیا تو میں نے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی، وہ آپ ﷺ کے بائیں کندھے کی چپنی ہڈی کے پاس مسوں کے تل کی طرح تھی۔

قَالَ اَبُوْ زَيْدِ بْنُ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِيُّ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : يَا اَبَازَيْدِ اُدْنُ مِنِّيْ فَامْسَحْ ظَهْرِيْ،فَمَسَحْتُ ظَهْرَه فَوَقَعَتْ اَصَابِعِيْ عَلَى الْخَاتَمِ- قُلْتُ :وَمَا الْخَاتَمُ؟ قَالَ :شَعَرَاتٌ مُجْتَمِعَاتٌ-(۵)

ابوزید بن اخطب الانصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوزید میرے قریب آ اور میری پیٹھ پر ہاتھ پھیر، میں نے آپ ﷺ کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تو میری انگلیاں مہر سے ٹکرائیں۔ جب میں نے ان سے پوچھا کہ مہر کیسی تھی تو انہوں نے کہا کہ جیسے ابھرے گوشت پر کچھ اکٹھے بال تھے۔

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، وَاَكَلْتُ مِنْ طَعَامِه، وَشَرِبْتُ مِنْ شَرَابِه، وَرَاَيْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ فِيْ نُغْضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى كَاَنَّه جُمْعُ خِيْلَانٍ سُوْدٍ كَاَنَّهَا ثَآلِيْلُ-(٦)

عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے اور میں نے آپ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا اور پانی پیا۔ میں نے آپ ﷺ کے دائیں کندھے کے اوپر مہر نبوت کو دیکھا ہے گویا وہ کالے تلوں کا مجموعہ ہے۔ گویا کہ وہ مسے ہیں۔

عَنْ سِمَاكٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيْرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ-(۷)

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک کا اگلا حصہ سفید

ہوگیا تھا اور جب آپ ﷺ تیل لگاتے تو سفیدی ظاہر نہ ہوتی اور جب آپ ﷺ کے سر مبارک کے بال پراگندہ ہوتے تو سفیدی ظاہر ہوجاتی اور آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کے بال بہت گھنے تھے ایک آدمی کہنے لگا کہ آپ ﷺ کا چہرہ اقدس تلوار کی طرح ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ نہیں بلکہ آپ ﷺ کا چہرہ اقدس سورج اور چاند کی طرح گولائی میں تھا اور میں نے مہر نبوت آپ ﷺ کے کندھے مبارک کے پاس دیکھی جس طرح کہ کبوتر کا انڈہ اور اس کا رنگ آپ ﷺ کے جسم مبارک کے مشابہ تھا۔

عَنْ أَبِي زَيْدٍ،قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِﷺ «يَا أَبَا زَيْدٍ،اذْنُ فَامْسَحْ ظَهْرِي» قَالَ: فَدَنَوْتُ مِنْهُ وَمَسَحْتُ ظَهْرَهُ وَوَضَعْتُ أَصَابِعِي عَلَى الْخَاتَمِ فَغَمَزْتُهَافَقِيلَ لَهُ:وَمَاالْخَاتَمُ؟قَالَ «شَعْرٌ مُجْتَمِعٌ عِنْدَ كَتِفَيْهِ»(۸)

ابوزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میری پیٹھ کو صاف کر دو تو میں نے ایسا ہی کیا۔ جب میں نے پیٹھ مبارک کو چھوا تو میری انگلی اس مہر پر لگی تو میں نے اسے دبایا۔ ہم نے جب ان سے پوچھا کہ مہر کیسی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ آپؐ کے شانوں کے پاس کچھ بال جمع تھے۔

عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ رَسُولِ اللهِﷺ قَالَ: فَنَظَرَ أَبِي إِلَى مِثْلِ السِّلْعَةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كَأَطَبِّ الرِّجَالِ أَلَا أُعَالِجُهَا لَكَ؟ فَقَالَ: لَا. طَبِيبُهَا الَّذِي خَلَقَهَا-(۹)

اِبِی رِمثَۃَ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرے والد نے آپ ﷺ کے شانوں مباک پر گوشت کا ابھار دیکھا تو کہا یا رسول اللہ ﷺ میں لوگوں کے طبیب جیسا ہوں کیا میں اس کا علاج نہ کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں اس کا علاج وہی کرے گا جس نے اس کو بنایا ہے۔

مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فبايعته وإن قميصه لمطلق ثم أدخلت يدي فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ(۱۰).

مُعَاوِيَۃُبْنُ قُرَّۃَ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ میں مزینہ کے کچھ افراد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم نے آپ ﷺ بیعت کی.. پھر میں نے ان کی قمیص کی جیب میں ہاتھ داخل کرکے ان کی مہر کو چھو کر دیکھا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ،قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِﷺهُوَ جَالِسٌ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدُرْتُ خَلْفَهُ هَكَذَا، فَعَرَفَ الَّذِي أُرِيدُ، فَأَلْقَى الرِّدَاءَ عَنْ ظَهْرِهِ، فَرَأَيْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ عَلَى نُغْضِ كَتِفِهِ مِثْلَ الْجُمْعِ حَوْلَهُ خِيلَانٌ ,كَأَنَّهَا الثَّآلِيلُ، فَجِئْتُ حَتَّى اسْتَقْبَلْتُهُ , فَقُلْتُ لَهُ: غَفَرَ اللهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «وَلَكَ» ، قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ:أَسْتَغْفَرَ لَكَ رَسُولُ اللهِﷺقَالَ: نَعَمْ،وَلَكُمْ،ثُمَّ تَلَا {وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ.}(۱۱)

عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرماتے کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں پشت مبارک کی طرف آیا تو آپ ﷺ نے میری خواہش پہچان کر اپنی پشت مبارک سے چادر ہٹادی۔ میں نے وہ مہر دیکھی جو شانوں مبارک پر تھی جیسے جمع ہو، حماد نے کہا جیسے مٹھی جمع ہوتی ہے اور حماد نے انگلیاں بند کرکے مٹھی بنائی، اس کے گرد ایسا تھا جیسے مسے ہوں۔ میں آپ ﷺ کے سامنے آیا اور کہا اللہ آپ کی مغفرت کرے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تمہاری بھی مغفرت کرے۔ ان میں سے کچھ لوگوں نے استفسار کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہارے لئے بخشش کی دعا فرمائی؟ کہا ہاں تمہاری بھی!

اور یہ آیت مبارکہ تلاوت کی کہ "اپنے لیے اور مومنوں اور مومنات کے لئے استغفار کرو۔

حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ،قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اقْتَرِبْ مِنِّي» فَاقْتَرَبْتُ مِنْهُ، فَقَالَ: «أَدْخِلْ يَدَكَ فَامْسَحْ ظَهْرِي»، قَالَ :فَأَدْخَلْتُ يَدِي فِي قَمِيصِهِ، فَمَسَحْتُ ظَهْرَهُ، فَوَقَعَ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ بَيْنَ إِصْبَعَيَّ، قَالَ: فَسُئِلَ عَنْ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ، فَقَالَ: «شَعَرَاتٌ بَيْنَ كَتِفَيْهِ»(۱۲)

ابو زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پاس بلایا۔جب میں آپ ﷺ کے قریب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری قمیص میں ہاتھ ڈال کر میری کمر کو مسل دیں۔جب میں نے قمیص میں ہاتھ داخل کرکے آپ ﷺ کی پشت مبارک کو مسلا تو میرا ہاتھ مہر نبوت پر پڑا جو میری انگلی کے بیچ میں آئی۔جب مہر نبوت کے بارے میں ان سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کندھوں کے درمیان بال تھے۔

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ،مِنْ وَلَدِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ،إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ ﷺ،قَالَ بطويله--- بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ.(۱۳)

علی بن ابی طالب کے پوتے ابراہیم بن محمد فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی صفات گنواتے تو طویل حدیث بیان فرماتے۔۔۔اور کہتے کہ دونوں شانوں مبارک کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ ﷺ خاتم النبیین تھے۔

عَنْ أَبِي صَالِحٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ حَبْرًا مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَكَانَ قَارِئًا لِلتَّوْرَاةِ فَوَافَقَهُ وَهُوَ يَقْرَأُسُورَةَ يُوسُفَ كَمَا أُنْزِلَتْ عَلَى مُوسَى فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ لَهُ الْحَبْرُ: يَا مُحَمَّدُ، مَنْ عَلَّمَكَهَا؟ قَالَ: «اللَّهُ عَلَّمَنِيهَا» ، قَالَ: فَتَعَجَّبَ الْحَبْرُ لِمَا سَمِعَ مِنْهُ فَرَجَعَ إِلَى الْيَهُودِ، فَقَالَ لَهُمْ :أَتَعْلَمُونَ وَاللَّهِ إِنَّ مُحَمَّدًا لَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَا أُنْزِلَ فِي التَّوْرَاةِ، قَالَ: فَانْطَلَقَ بِنَفَرٍ مِنْهُمْ حَتَّى دَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفُوهُ بِالصِّفَةِ وَنَظَرُوا إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَجَعَلُوا يَسْتَمِعُونَ إِلَى قِرَاءَتِهِ لِسُورَةِ يُوسُفَ، فَتَعَجَّبُوا مِنْهُ وَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ، مَنْ عَلَّمَكَهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَّمَنِيهَا اللَّهُ» -(۱٤)

ابو صالح سے روایت ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ ایک دن علمائے یہود میں سے توراۃ کا علم رکھنے والا ایک عالم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ ﷺ اس وقت سورہ یوسف کی تلاوت فرمارہے تھے،وہ کہنے لگا کہ ایسی ہی سورہ توراۃ میں حضرت موسیٰؑ پر بھی نازل ہوئی۔ یہودی عالم نے پوچھا کہ اے محمد آپ ﷺ کو یہ کس نے سکھائی؟آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے۔یہودی نے جب سورۃ سنی تو حیران ہوا اور یہود کے پاس جاکر کہا کہ تمہیں کچھ خبر بھی ہے کہ واللہ محمد ﷺ قرآن میں جو کچھ قرات کرتا ہے ایسا ہی توراۃ میں بھی ہے۔ یہود کے کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو صفات سے پہچان لیا اور شانوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا۔یہود سورہ یوسف سن کر حیران ہوتے رہے اور پوچھتے رہے آپ کو یہ کس نے سکھائی؟آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے سکھائی۔

أُمُّ بَكْرٍ بِنْتُ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: مَرَّ بِي يَهُودِيٌّ وَأَنَا خَلْفَ النَّبِيِّ «وَالنَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ فَوَقَعَ ثَوْبُهُ عَلَى ظَهْرِهِ، فَإِذَا خَاتَمُ النُّبُوَّةِ فِي ظَهْرِهِ» فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: ارْفَعْ ثَوْبَهُ عَلَى ظَهْرِهِ، فَذَهَبْتُ أَرْفَعُ ثَوْبَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى ظَهْرِهِ «فَنَفَحَ النَّبِيُّ ﷺ فِي وَجْهِي كَفًّا مِنْ مَاءٍ -(۱۵)

اِمّ بَکرِ بِنتُ الِمسوَرِ بنِ مَخرَمَۃَ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ ایک یہودی گزرا اور میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے

تھا اور آپ ﷺ وضو کر رہے تھے اور پشت مبارک کپڑے سے ڈھکی تھی اور وہاں مہر نبوت تھی۔ یہودی نے کہا کہ اس کپڑے کو ہٹادو تو میں نے قریب ہو کر رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک سے کپڑا ہٹا دیا۔ نبی کریم ﷺ نے چلو بھر پانی میرے چہرے پر ڈال دیا۔

مہر نبوت کو دیکھ کر بحیرہ راہب کی تصدیق

رسول اللہ ﷺ کا اپنے چچا حضرت ابوطالب کے ہمراہ سفر شام کا واقعہ کی تفصیل کتب احادیث میں منقول ہیں۔ آپ ﷺ بچپن میں اپنے چچا حضرت ابوطالب کی کفالت میں جب بارہ سال کی عمر کو پہنچے تو جناب ابوطالب نے تجارت کے لئے ملک شام جانے کا ارادہ کیا اور اس سفر میں آپ ﷺ کو بھی ہمراہ لیا۔ بصرہ شہر کے قریب ایک پادری بحیرہ راہب رہتا تھا جس کا نام جرجیس اور لقب بحیرہ تھا۔ جب تجارت قافلہ بحیرہ راہب کی درگاہ کے قریب پہنچا تو وہ اپنے گرجا سے باہر نکل آیا اور اس قافلہ کی میزبانی کے لئے آگے بڑھا۔ بحیرہ راہب نے آپ ﷺ کے سر پر بادل کو سایہ کرتے ہوئے دیکھ کر آپ ﷺ کے چچا اور قافلہ والوں کو بتایا کہ یہ دونوں جہاں کے سردار ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں رحمت عالم بنا کر مبعوث فرمائیں گے۔ جناب ابو طالب نے اس سے پوچھا کہ آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا۔ راہب نے جواب دیا کہ جب آپ لوگ اس طرف بڑھ رہے تھے تو کوئی بھی درخت یا پتھر ایسا نہیں تھا جو ان کی تعظیم میں جھکا ہوا نہ ہو۔ شجر و حجر نبی کے علاوہ کسی کی تعظیم میں نہیں جھکتے۔ میں اس بچے کو مہر نبوت آسمانی کتب میں مذکورہ صفات سے بھی پہچان گیا ہوں۔ قافلہ کی مہمان نوازی کے بعد بحیرہ راہب نے جناب ابوطالب سے کہا کہ آپ انہیں ملک شام لے کر نہ جائیں کیوں کہ وہاں انہیں یہود سے بہت زیادہ خطرہ ہے۔ چنانچہ جناب ابو طالب نے آپؐ کو اپنے چند غلاموں کے ساتھ مکہ مکرمہ واپس بھیج دیا۔ ترمذی شریف کی روایت کا متن مندرجہ ذیل ہے:

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ، فَخَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ—وَإِنِّي أَعْرِفُهُ، خَاتَمُ النُّبُوَّةِ فِي أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ -(١٦)

حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ جناب ابوطالب نے تجارت کے لئے ملک شام جانے کا ارادہ کیا اور اس سفر میں آپ ﷺ کو بھی ہمراہ لیا۔ جب تجارت قافلہ بحیرہ راہب کی درگاہ کے قریب پہنچا تو وہ اپنے گرجا سے باہر نکل آیا اور اس قافلہ کی میزبانی کے لئے آگے بڑھا۔ اس سے قبل بھی وہ بحیرہ راہب کے قریب سے گزرتے تھے لیکن اس نے کبھی توجہ نہیں کی۔ اس نے آپؐ کا ہاتھ تھام لیا اور کہا کہ یہ دونوں جہاں کے سردار ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں رحمت عالم بنا کر مبعوث فرمائیں گے۔ جناب ابو طالب نے اس سے پوچھا کہ آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا۔ راہب نے جواب دیا کہ جب آپ لوگ اس طرف بڑھ رہے تھے تو کوئی بھی درخت یا پتھر ایسا نہیں تھا جو ان کی تعظیم میں جھکا ہوا نہ ہو۔ شجر و حجر نبی کے علاوہ کسی کی تعظیم میں نہیں جھکتے۔ میں اس بچے کو مہر نبوت سے پہچانتا ہوں جو شانوں پر سیب کے مانند ہے۔

علامات نبوت دیکھ کر سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام

مہر نبوت کو رسول اللہ ﷺ کے آخری نبی ہونے کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ سابقہ الہامی کتب میں مذکور تھا کہ نبی آخر الزماں ﷺ کی ایک علامت اُن کی پشتِ اقدس پر مہر نبوت کا موجود ہونا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل کتاب جنھوں نے اپنی کتابوں میں پڑھ رکھا تھا اس نشانی کو دیکھ کر آپ ﷺ پر ایمان لاتے تھے۔ سلمان فارسیؓ بھی آپ ﷺ کی پشتِ اقدس پر مہر نبوت کی تصدیق کر لینے کے بعد ہی ایمان لائے تھے۔ سلمان فارسیؓ کے قبولِ اسلام کا واقعہ کتبِ تاریخ و سیر میں تفصیل سے

درج ہے۔ مسند امام احمد بن حنبلؒ مذکورہ واقعہ کی عبارت مندرجہ ذیل ہے:

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ،يَقُولُ: جَاءَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِﷺ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ بِمَائِدَةٍ عَلَيْهَا رُطَبٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِﷺ ، فَقَالَ : يَا سَلْمَانُ مَا هَذَا؟ فَقَالَ صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلَى أَصْحَابِكَ ، فَقَالَ ارْفَعْهَا ، فَإِنَّا لاَ نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ:فَرَفَعَهَا ، فَجَاءَ الْغَدَ بِمِثْلِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِﷺ،فَقَالَ مَاهَذَا يَاسَلْمَانُ؟ فَقَالَ هَدِيَّةٌ لَكَ،فَقَالَ رَسُولُ اللهِﷺ لِأَصْحَابِهِ: اُبْسُطُوا. ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْخَاتَمِ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللهِﷺفَآمَنَ بِهِ-(۱۷)

عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد بریدہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ایک دستر خوان لے کر حاضر ہوئے جس میں تازہ کھجوریں تھیں۔انہوں نے یہ کھجوریں آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یہ آپ ﷺ کے لیے اور آپ کے ساتھیوں کے لیے صدقہ ہے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسے واپس کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے دستر خوان اٹھالیا اور اگلے روز پھر ایسا ہی دستر خوان لائے۔آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ حضرت سلمان فارسی نے عرض کیا کہ یہ آپ ﷺ کے لیے ہدیہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ ہاتھ بڑھاؤ۔ بعدازاں سلمان فارسی رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک پر مہرِ نبوت کو دیکھ کر ایمان لے آئے۔

مذکورہ بالا تمام روایات کا خلاصہ اور زبدہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک پر دونوں کندھوں کے درمیان گوشت کا ابھرا ہوا ایک بیضہ نما حصہ تھا۔صحابۂ کرام نے آپ ﷺ کی مہرِ نبوت کی ہیئت اور شکل و صورت کا ذکر مختلف تشبیہات سے کیا ہے۔ کسی نے کبوتر کے انڈے سے، کسی نے گوشت کے ٹکڑے سے اور کسی نے بالوں کے گچھے سے مہرِ نبوت کو تشبیہ دی ہے۔روایات میں اختلاف کوئی حقیقی اختلاف نہیں کیونکہ یہ سب تشبیہات ہیں اور تشبیہ ہر شخص کے اپنے ذہن کے موافق ہوتی ہے جو کہ تقریبی حالت ہوتی ہے اور تقریب کے اختلاف میں اشکال نہیں ہوتا۔ابن حجرؒ نے فتح الباری میں صراحت کی ہے کہ "جو یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ سنگی لگانے کے نشان جیسی یا سیاہ یا سبز تل جیسی یا اس پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا یا پھر "آپ کی مدد کی گئی" وغیرہ لکھا ہوا ہونا کچھ بھی ثابت نہیں ہے۔ صحیح ابن حبان میں منقول شدہ روایت سے کوئی شبہ میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ابن حبانؒ نے مذکورہ روایت کو صحیح قرار دینے میں غفلت سے کام لیا ہے۔(۱۸)

مہرِ نبوت کی صفت و ہیئت

رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک جو علامت تھی اسے محدثین کرامؒ نے خَاتِمِ النُّبُوَّةِ سے تعبیر کیا ہے۔مذکور بالا روایات میں مہرِ نبوت کی صفت و ہیئت سے متعلق متعدد متقارب روایات وارد ہوئی ہیں۔ مسلم شریف میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ (كأنه بيضةُ حمامةٍ-کبوتر کا انڈہ) کی مانند،ابن حبان کے ہاں سماک بن حرب سے مروی ہے کہ (کبیضةِ نعامة-شتر مرغ کا انڈہ) عبداللہ بن سرجس سے منقول ہے کہ میں نے مہرِ نبوت کو دیکھا(جمعاً علیہ خیلان یعنی جمع ہوا گوشت جس میں تل تھے)،ابن حبان کی ابن عمر سے روایت میں (مِثْلَ الْبُنْدُقَةِ مِنْ لَحْمٍ-پکے ہوئے گوشت کی طرح) منقول ہے،ترمذی کی روایت میں (كبضعةٍ ناشرةٍ من اللحم-ابھرے لوتھڑے کی مانند) وغیرہ یہ سب ایک ہی مقصود کی تشبیہات ہیں۔جس راوی نے جو محسوس کیا اسے اپنے انداز سے بیان کر دیا۔

مہرِ نبوت کی صفت وہیئت سے متعلق اہل کتاب بھی واقف تھے۔ قاضی عیاض مالکیؒ کا دعویٰ ہے کہ مہرِ نبوت کا یہ

نقش شق صدر کی وجہ سے تھا لیکن امام نوویؒ ان کی اس بات کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ شق صدر تو آپ کے سینہ مبارک اور پیٹ کا تھا۔ امام قرطبیؒ بھی امام نوویؒ کی تائید کرتے ہیں کہ شق صدر کا اثر ایک واضح خط کی شکل میں تھا جو سینہ مبارک سے مراقِ بطن تک تھا۔ ایسا کوئی ثبوت نہیں کہ شق صدر کمر کی جانب بھی ظاہر ہوا تھا اگر ایسا ہوا ہوتا تو وہ سینہ مبارک جیسا ہی نشان ہونا چاہیے تھا۔ (۱۹) حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ:

قاضی عیاض مالکیؒ کے مذکورہ قول کا مستند احمد و طبرانی وغیرہ کی عتبہ بن عبدالسلمیؓ کی روایت ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے نبوت کی ابتداء سے متعلق استفسار کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب میں بنی سعد میں مدتِ رضاعت گزار رہا تھا کہ دو فرشتوں نے میرا سینہ چاک کیا پھر ایک نے دوسرے سے کہا اب اسے سی دو۔ اس نے سلائی کرکے مہرِ نبوت ثبت کر دی۔ چونکہ ثابت ہے کہ مہرِ نبوت رسول اللہ ﷺ کے شانوں کے مابین تھی تو عیاض نے اس امر پر محمول کیا کہ شق صدر جو کہ سینہ مبارک پر واقع ہوا تھا جب سی دیا گیا اور کندھوں کے مابین مہرِ نبوت ثبت ہوئی تو یہ اس شق کا اثر تھا جب کہ امام نوویؒ ان کی اس بات سے یہ سمجھے کہ ان کا قول (بین کتفیہ) شق سے متعلق ہے، حالانکہ ایسا نہیں بلکہ وہ تو باثرالختم سے متعلق ہے۔ اس کی تائید ابو یعلیٰ اور الدلائل میں ابو نعیم کی نقل کردہ حدیثِ شداد بن اوس سے بھی ہوتی ہے جس میں ہے کہ جب فرشتہ نے آپ کا دل باہر نکالا اور اسے دھویا تو اپنے ہاتھ میں پکڑی نور کی ایک مہر سے اس پر مہر ثبت کی جس سے وہ نور و حکمت سے ممتلی ہو گیا تو محتمل ہے یہی نقش آپ کی کمر پر ظاہر ہوا ہو، پھر وہ بائیں شانہ کے پاس تھا اور اسی جانب دل ہوتا ہے۔ (۲۰)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ بعثت کے وقت حضرت جبریل اور حضرت میکائیل ظاہر ہوئے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے سیدھا لٹا کر سینہ چاک کرکے دل باہر نکالا اور اسے سنہرے برتن میں رکھ کر آبِ زمزم سے دھویا پھر اس کی جگہ رکھ کر چاک سی دیا پھر میری کمر پر مہر ثبت کی حتیٰ کہ اس کا اثر میں نے اپنے دل میں محسوس کیا، اور پھر کہا اِقرا۔ (۲۱)

مذکورہ روایت سے قاضی عیاض مالکیؒ کی بات درست معلوم ہوتی ہے کہ بوقتِ ولادت مہرِ نبوت منقوش نہ تھی۔ امام قرطبیؒ رقمطراز ہیں کہ روایات ثابتہ اس امر پر متفق ہیں کہ مہرِ نبوت سرخ ابھری ہوئی جگہ کی صورت میں بائیں شانہ مبارک کے پاس تھی، یہ جگہ کم از کم بیضہ حمامہ کے بقدر بیان کی گئی اور جس نے ذرا بڑا کرکے ذکر کیا اس نے ہتھیلی کے بقدر بیان کیا۔ (۲۲) امام سہیلیؒ لکھتے ہیں مہرِ نبوت کا بائیں کندھے کے پاس منقوش ہونا اس امر کا غماز ہے کہ رسول اللہ ﷺ وسوسہِ شیطانی سے محفوظ و مصون ہیں کیونکہ وہی شیطان کا مدخل ہے۔ (۲۳)

مہرِ نبوت کا بوقت وصال غائب ہونا

رسول اللہ ﷺ کی موت سے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شک ہوا۔ بعض کی رائے یہ کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا ہے اور بعض کو وفات میں تردد تھا۔ ام المؤمنین اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک کو ٹٹولا تو شانوں مبارک کے درمیان مہرِ نبوت کو محسوس نہ کیا۔ ام المؤمنین نے مہرِ نبوت کے نہ ہونے سے وصال پر استدلال کیا تھا۔ روایت مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مہرِ نبوت وفات مبارکہ پر ختم ہو گئی تھی۔ مذکورہ روایت الواقدیؒ سے منقول ہے جس کی ثقاہت پر بعض محدثین کرامؒ نے کلام کیا ہے۔

وَلَمَّا شُكَّ فِي مَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَاتَ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَمْ يَمُتْ، وَضَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ يَدَهَا

بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.فَقَالَتْ: قَدْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ رُفِعَ الْخَاتَمُ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْه۔ فَكَانَ هَذَا الَّذِي قَدْ عُرِفَ بِهِ مَوْتُهُ(٢٤)

مہر نبوت اور مہر مبارک میں اشتباہ

بعض روایات میں یہ بھی وارد ہوا ہے کہ مہر نبوت پر محمد رسول اللہ لکھا تھا۔ تاہم مستند روایات سے اس بات کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ مہر نبوت سے متعلق عوام الناس میں کچھ ابہام پایا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی مبارک جس پر محمد رسول اللہ کندہ تھا کو بھی مہر نبوت سمجھا جاتا ہے۔ بعض لوگوں کے نزدیک آپ کی پشت مبارک پر مہر نبوت ثبت تھی اور اس پر محمد رسول اللہ تحریر تھا۔ مہر نبوت اور آپ ﷺ کی مہر مبارک دراصل دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ عربی زبان میں خاتم چونکہ مہر کو کہا جاتا ہے اس لئے یہ اشتباہ پیدا ہوتا ہے۔ مہر نبوت تو وہ ہے جو آپ ﷺ کی پشت مبارک پر بطور علامت نبوت کے موجود تھی اور انگوٹھی مبارک کو مہر نبوت بایں معنیٰ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس پر کندہ تحریر کو بطور مہر خطوط پر ثبت فرماتے تھے۔ احادیث سے متفقہ طور پر ثابت ہے کہ مہر نبوت بائیں کندھے کے پاس کبوتری کے انڈے جتنی ایک ابھری ہوئی چیز تھی، اس بات کا ثبوت کہیں نہیں ملتا کہ اس پر لفظ جلالہ یا محمد یا کوئی اور کلمہ لکھا ہوا تھا۔ (۲۵) مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح کے مصنف مفتی احمد یار خان نعیمی کے بقول:

> مہر نبوت حضور ﷺ کی گردن کے نیچے دو کندھوں کے درمیان ایک پارۂ گوشت تھا جس پر کچھ تل تھے۔ کبوتری کے انڈے یا مسہری کی گھنڈی کے برابر پارۂ گوشت نہایت چمکیلا اور نورانیت تھا، تل سیاہ آس پاس بال، ان کے اجتماع سے یہ جگہ نہایت بھلی ہوتی تھی نیچے سے دیکھو تو پڑھنے میں آتا تھا" اَللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ "اوپر سے دیکھو تو پڑھا جاتا ہے "تَوَجَّهَ حَيْثُ كُنْتَ فَاِنَّكَ مَنْصُورٌ "اسے مہر نبوت اس لیے کہتے تھے کہ گزشتہ آسمانی کتب میں اس مہر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم النبیین ہونے کی علامت قرار دیا گیا تھا وفات کے وقت یہ مہر شریف غائب ہو گئی تھی۔ اس میں اختلاف ہے کہ بوقت ولادت موجود تھی یا نہیں۔ بعض نے فرمایا کہ شق صدر کے بعد فرشتوں نے جو ٹانکے لگائے تھے ان سے یہ مہر پیدا ہو گئی تھی۔ صحیح یہ ہے کہ بوقت ولادت اصل مہر موجود تھی مگر اس کا ابھار ان ٹانکوں کے بعد ہوا۔ (۲۶) جس روایت کی وجہ سے یہ اشتباہ پیدا ہوتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :كَانَ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِثْلَ الْبُنْدُقَةِ مِنْ لَحْمٍ عَلَيْهِ مُكْتُوبٌ: مُحَمَّدٌرَسُولُ اللهِ"قُلْتُ:اخْتَلَطَ عَلَى بَعْضِ الرُّوَاةِخَاتَمُ النُّبُوَّةِبِالْخَاتَمِ الَّذِي كَانَ يَخْتِمُ بِهِ الْكُتُبَ-(٢٧)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ مہر نبوت پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ علامہ ہیثمیؒ نے فرمایا کہ میرے نزدیک بعض راویوں نے جسم اطہر والی مہر اور جس مہر کو تحریر میں استعمال کیا جاتا تھا نہیں باہم گڈمڈ کر دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی مہر مبارک اور اس پر کندہ تحریر

رسول اللہ ﷺ ابتدا میں انگوٹھی نہیں پہنتے تھے، صلح حدیبیہ کے بعد جب آپ ﷺ نے جزیرۃ العرب کے باہر دعوتِ اسلام کی مہم شروع کی اور مختلف سربراہان مملکت کو خطوط لکھے تو لوگوں نے عرض کیا کہ اہل روم مہر کے بغیر خطوط قبول نہیں کرتے، چنانچہ آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس پر " محمد رسول اللہ " کا نقش کندہ کرایا تاکہ اس سے مہر کا کام لیا جا سکے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مقصد کے لئے آپ ﷺ نے پہلے سونے کی انگوٹھی استعمال

کی۔آپ ﷺ کے اس عمل کی وجہ سے کچھ صحابہ کرام نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔آپ ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی اور اعلان فرمایا کہ میں یہ پھر نہیں پہنوں گا۔اس کے بعد آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جو آپ ﷺ کے بعد خلفاء راشدین کے پاس رہی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے یہ انگوٹھی اریس نامی کنویں میں گر گئی۔انگوٹھی گرنے کی وجہ سے اس کنویں کو بئر خاتم بھی کہا جاتا ہے۔حضرت ابن نمیر کی روایت میں مذکور ہے کہ یہ انگوٹھی ایک کنویں میں گر گئی لیکن آپ نے اس کنویں کا نام نہیں لیا۔(۲۸) یہ کنواں مسجد قبا کے سامنے ہے۔(۲۹)

حدیث کے ظاہری مفہوم سے معلوم ہوتا ہے کہ تحریر اوپر سے نیچے کی جانب تھی، چنانچہ سب سے اوپر والی سطر میں "محمد" درمیان والی سطر میں "رسول" اور تیسری سطر میں "اللہ" الٹ ترتیب نہیں تھی، کچھ لوگ اسے الٹ سمجھتے ہیں۔انگوٹھی میں جو کتابت نقش تھی وہ الٹی تھی تاکہ جب مہر لگائی جائے تو کتابت صحیح انداز میں نظر آئے اور تمام مہریں ایسے ہی بنتی ہیں۔انگوٹھی مبارک پر منقوش تحریر سے متعلق ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ "انگوٹھی میں الٹی کتابت کی گئی تھی، تاکہ مہر مقلوب ثبت نہ ہو، مہریں بنانے کا یہی انداز ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ کتابت سیدھی ہی تھی، اور اس سے مہر بھی سیدھی ہی لگتی تھی۔اس کے صحیح ہونے میں مجھے تامل ہے، نیز مجھے اس بات کوئی صحیح یا ضعیف کوئی سند بھی نہیں ملی" (۳۰) انگوٹھی میں کتابت کا انداز عام انداز سے مختلف تھا کیونکہ مہر بنانے کا تقاضا یہ تھا کہ حروف کو الٹا لکھا جائے، تاکہ مہر لگنے پر کتابت مستقیم نظر آئے" (۳۱)

مہر بنوت سے متعلق روایات کی استنادی حیثیت

خَاتَمُ النُّبُوَّةِ سے متعلق روایات کے رواۃ پر بعض محدثین نے کلام کیا ہے۔رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک پر کبوتر کے انڈے برابر ایک مسا تھا جس پر بال بھی تھے۔مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ والی تمام روایات میں سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ کا تفرد ہے۔امام احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں سماک مضطرب الحدیث ہے۔(۳۲) امام شعبہ اس کی تضعیف کرتے اور ابن مبارکؒ اس کو ضعیف الحدیث قرار دیتے۔

طبقات ابن سعد میں ابی رمثہ رضی اللہ عنہ سے منسوب روایات میں میں الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ہے جو امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک یشیخ الحدیث ہے۔ایک روایت میں راوی عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ ہے جس کو البزارؒ نے ضعیف کہا ہے۔ ایک اور روایت کے سلسلہ رواۃ میں عاصم بن بہدلہ اور حماد بن سلمہ ہیں جو دونوں مختلط ہیں۔

طبقات ابن سعد میں مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ سے منسوب جو روایات مذکور ہیں ان میں ایک راوی قرہ بن آیاس ہے۔کتاب جامع التحصیل از العلائی کے مطابق "قرة بن إياس والد معاوية بن قرة أنكر شعبة أن يكون له صحبة والجمهور أثبتوا له الصحبة۔(۳۳) امام شعبہ کی اس رائے کی وجہ احمد العلل میں بتاتے ہیں کہ:قال عبد الله بن أحمد:حدثني أبي. قال :حدَّثنا سليمان ابو داود، عن شعبة، عن معاوية-يعني ابن قرة قال: كان أبي يحدثناعن النبي ﷺفلا أدري سمع منه،أو حدث عنه-(۳۴) عبد اللہ بن احمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابوداؤد سلیمان نے شعبہ سے انہوں نے معاویہ سے روایت کیا کہ میرے والد قرہ نبی ﷺ سے روایت کرتے تھے پس میں نہیں جانتا کہ انہوں نے سنا تھا یا صرف ان کی بات بیان کرتے تھے۔" مذکورہ روایت میں معاویہ بن قرہ کو خود ہی شک ہے کہ ان کے والد نے واقعی رسول اللہ ﷺ سے سنا بھی تھا یا نہیں،اس وجہ سے روایت یہ ضعیف ہے۔

عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ سے منسوب روایات کے متعلق امام احمد بن حنبلؒ کا کہنا ہے عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ صحابی نہیں ہے اس نے صرف رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے سنا نہیں۔

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ: «أَنَّهُ رَأَى الْخَاتَمَ الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صُحْبَةٌ»(۳۵)

حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عِيسَى أَبُو بِشْرٍ الرَّاسِبِيُّ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ أَبُو زَيْدٍ الْقَيْسِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، أَنَّهُ قَالَ: «قَدْ رَأَى عَبْدُ اللهِ بْنُ سَرْجِسَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ تَكُنْ لَهُ صُحْبَةٌ» (۳۶)

مہر نبوت سے متعلق السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ سے دو روایات منساب ہیں۔ دونوں اسناد میں الجعد بن عبد الرحمٰن بن اوس ابوزید الکندی ہے اور امام علی المدینیؒ کا کہنا ہے کہ امام مالکؒ اس سے کچھ روایت نہ کرتے تھے۔ (۳۷)

حضرت سلمان الفارسیؓ سے منسوب روایات کے حوالے سے بعض محدثین نے کلام کیا ہے۔ مسند امام احمد میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کا تفصیلی قصہ بیان ہوا ہے۔ مذکورہ واقعہ کی سند ضعیف ہے، سند میں أَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ ہے جس کی توثیق نہیں ملی۔ طبرانی میں ہے کہ سلمان نے خبر دی کہ "یہ نبی ہیں جن کی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے دی اور اس کی نشانی یہ ہے کہ ان کے شانوں کے درمیان نبوت کی مہر ہے۔" سند میں السَّلْمِ بْنُ الصَّلْتِ مجہول ہے۔ طبرانی الکبیر میں ہے سلامۃ العجلی نے کہا سلمان نے خبر دی بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ "ان کے شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے۔ (۳۸)

لسان المیزان از ابن حجر کے مطابق سلامہ مجہول ہے۔ طبرانی الکبیر اور مستدرک الحاکم میں ہے عبد اللہ بن عبد القدوس نے أَبُو الطُّفَيْلِ کی سند سے روایت کیا کہ سلمان نے خبر دی کہ "جب نظر ختم نبوت پر گئی جو شانوں کے درمیان تھی میں بولا اللہ اکبر یہ وہی ہے۔" سند میں عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ سخت ضعیف راوی ہے۔ دلائل النبوہ میں ہے کہ "سلمان نے خبر دی کہ وہ فارس اصفہان کے ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی علامت جو چھپی نہیں تھیں دیکھیں کہ ان کے شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے۔" سند میں احمد بن عبد الجبار بن محمد العطاردی الکوفی ضعیف اور مدلس ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت دلائل النبوہ از بیہقی میں ہے کہ "الْكَلْبِيّ نے أَبِي صَالِحٍ سے روایت کیا کہ ابن عباس نے کہا علمائے یہود میں سے ایک عالم رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک روز آیا اور وہ توریت کی قرات کرتا تھا لہٰذا جانتا تھا اور رسول اللہ اس وقت سورہ یوسف قرات کر رہے تھے جیسی موسی پر توریت میں نازل۔۔۔ مذکورہ روایت الْكَلْبِيّ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ سے منسوب طبرانی الکبیر میں روایت ہے کہ "أُمُّ بَكْرٍ بِنْتُ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ ایک یہودی گزرا اور میں نبی ﷺ کے پیچھے تھا اور رسول اللہ وضو کر رہے تھے۔۔۔ سند أُمُّ بَكْرٍ بِنْتُ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ کی وجہ سے ضعیف ہے کیونکہ یہ راوی مجہول ہے۔

أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ کی روایت طبرانی میں ہے کہ "حدثنا بَكَّارُ بْنُ جَارَسْتَ، حدثنا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَتْنِي أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ، قَالَتْ: «أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ. اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ سند میں بَكَّارُ بْنُ جَارَسْتَ کو لین الحدیث کہا جاتا ہے۔ اس کی سند کو امام ذہبی نے تلخیص میں منقطع قرار دیا ہے۔

دلائل النبوہ للبیہقی میں منقول عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ " عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک کشادہ تھی اور دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔" (۳۹) اس کی سند صَبِيحُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْفَرْغَانِيُّ کی وجہ سے ضعیف ہے جو صَاحِبُ مَنَاكِيرَ مشہور ہے۔

أَبُو مُوسَى رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں نصرانی رَاهِبُ نے کہا آپ ﷺ جب کسی درخت یا پتھر کے پاس سے گزرتے تو وہ ان کو سجدہ کرتے اور یہ نبی کے علاوہ کسی بشر کو سجدہ نہیں کرتے ہیں اور میں ان کو مہر نبوت سے پہچانتا

ہوں جو شانوں پر سیب جیسی ہے۔ سند میں اَبو نُوحِ قُرادٌ، عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَزْوَانَ ضعیف راوی جو بعض محدثین کے نزدیک منکرات بیان کرتا ہے۔

اصول روایت و درایت کے مطابق احادیث صحیحہ

۱. عن سائب بن یزید :مثل زِرُّ الحجلة،صحیح البخاری ، کتاب المناقب، باب خاتم النبوة، حدیث نمبر۳۵٤۱(حدیث صحیح)
۲. عن جابر بن سمرة: رأیت الخاتم عند کتفه مثل بیضة الحمامة ،صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب شیبه ﷺ ، حدیث نمبر۲۳٤٤-۱۰۹ (حدیث حسن)
۳. عن عبدالله بن سرجس: جمعاً علیه خیلان کامثال التآلیل (۲۰۷۷صحیح)صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب اثبات خاتم النبوة وصفته ومحله، رقم الحدیث ۲۳٤٦-۱۰۹
۴. عن ابی زید عمرو بن اخطب: شعرات بین کتفیه(شعر مجتمع، احمد: ۲۰۷۳۲)،مسند احمد، حدیث ابی زید انصاری، حدیث نمبر۲۰۷۳۲(صحیح سند)
۵. عن سلمان فارسی: بین کتفیه خاتم النبوة فألقی رواه عن ظهره فنظرت الخاتم مسند احمد، حدیث سلمان فارسی، حدیث نمبر۲۳۷۳۷(حدیث صحیح)
۶. عن علی بن ابی طالب: بین کتفیه خاتم النبوة ،مصنف ابن ابی شیبه، حدیث نمبر۳۱۸۰۵
۷. عن ابی سعیدخدری: لحم ناشز ،مسنداحمد،مسندابی سعیدالخدری،حدیث نمبر۱۱٦٥٦
۸. رُمیثة بنت عمرو بن هاشم بن عبدالمطلب: ولو اشاء أن أقبل الخاتم ،مسند احمد، حدیث رمیثة رضی الله عنها، حدیث نمبر۲٦۷۹۳
۹. عن ام خالد بنت خالدبن سعیدفذَهَبْتُ العَبُ بخاتم النبوة،وابو رمثه رفاعه بن یثربی التیمی ،صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب من تکلم باالفارسیة، حدیث نمبر۳۰۷۱
۱۰. عن ابی رمثه: مثل السِلعة بین کتفیه ،مسنداحمد،حدیث ابی رمثة،حدیث نمبر۷۱۰۹
۱۱. عن قرة بن ایاس المزنی: ثم أدخلتُ یدی فی جیب قمیصه فمسِستُ الخاتم ،مسند احمد، حدیث معاویة بن قره، حدیث نمبر۱٦۲٤۳/۱٥٥۸۱(حدیث صحیح) ، قرة ابن ایاس
۱۲. صحیح ابن حبان، حدیث نمبر۵٤٥۲، سنن ابی داؤد،نمبر٤۰۸۲، سنن ابن ماجه،نمبر۳٥۷۸

احادیث مبارکہ کے ضعف سے متعلق شبہات کا ازالہ

- سماک بن حرب ،ابوحاتم نے سماک کو صدوق ثقہ کہا ہے۔ یحییٰ بن معین نے سماک کو ثقہ کہا،احمد بن عبداللہ نے جائز الحدیث کہا، یعقوب سدوسی نے کہا سماک جب عکرمہ سے روایت نہ کرے تو صالح للحدیث ہے اور یعقوب نے یہ بھی کہا کہ سماک کی آخری عمر کی روایات مخدوش ہیں جبکہ پہلے والی صحیح اور مستقیم ہیں۔(۴۰) سماک سے مروی یہ روایت ان کے ابتدائی زمانہ کی ہے نہ کہ آخری زمانہ کی کیونکہ سماک سے خود شعبہ نے روایت کی ہے۔(۴۱) دوسری بات یہ کہ اس حدیث میں سماک منفرد نہیں ہے بلکہ یہ حدیث حضرت جابر بن سمرہ کے علاوہ ۱۰صحابہ کرام روایت کر رہے ہیں اور اس حدیث میں بیضہ حمامہ کے الفاظ ہیں اور صحیح بخاری میں حضرت سائب بن یزید کی روایت میں زر الحجلۃ کے الفاظ ہیں اور یہ دونوں الفاظ قریب المعنی ہیں۔ سماک بن حرب کو تمام محدثین نے متفقہ طور پر ضعیف نہیں کہا بلکہ

جس نے ضعیف کہا ہے وہ بھی مخصوص حالات میں ضعیف کہا ہے اور شواہد سے ثابت ہوتا ہے کہ اس حدیث میں سماک بن حرب ضعیف نہیں ہے۔

- حدیث ابی رمثہ کو مسند احمد میں روایت کیا گیا ہے اور اس کی سند میں عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ إِیَادِ بْنِ لَقِیطٍ ہیں۔ عبید اللہ ابن ایاد کو یحییٰ بن معین نے ثقہ قرار دیا ہے اور حافظ ذہبی نے قوی الحدیث کہا ہے۔ (۴۲) امام نسائی، عجلی، ابن شاہین، ابن حبان، ابو نعیم نے بھی ثقہ کہا ہے۔ (۴۳) ان تمام محدثین کے مقابلے میں اول تو شیخ البزارؒ کے قول کی وقعت ختم ہو جاتی ہے اور اگر مان بھی لیں تو زیادہ سے یہی کہا جائے گا کہ یہ راوی مختلف فیہ ہے اور وہ بھی القلیل کالمعدوم کی حیثیت سے۔ معمولی اختلافی بات کو زیادہ بڑھا چڑھا کر بیان کرنا مناسب نہیں ہے عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ إِیَادِ زیادہ کمزور راوی نہیں ہے اسی لیے امام مسلم جیسے محدثین نے ایسے راوی کو مخصوص حالات میں قابل قبول قرار دیا ہے چونکہ ہر بات کی روایات اعلیٰ درجہ کے صحیح رواۃ سے منقول ہے اس لیے درمیانہ درجہ کے رواۃ کی بیان کردہ احادیث مقبول قرار دی گئی ہیں۔
- حضرت قرہ ابی ایاس مزنی کے صحابی ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں ہے اور محدثین کا اجماع ہے کہ الصحابة کلھم عدول، اس لیے جب صحابی کا سماع نبوی نہ ہو تب بھی ان کی مرفوع احادیث حجت ہوتی ہیں کیونکہ اس کا تعین ہوتا ہے کہ انہوں نے کسی صحابی سے ہی سنا ہوگا، یہاں تک کہ محدثین کرام نے تو کبار تابعین کے ارسال کو بھی حجت قرار دیا ہے۔ رہی یہ بات کہ معاویہ بن قرہ اور شعبہ کا یہ کہنا کہ ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے کوئی حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے یا نہ تو بات تو حقیقت حال کو بیان کرنے کے لیے ہے نہ اس لیے کہ ان کے نزدیک معاذ اللہ جھوٹ کا احتمال تھا۔ اور پھر مذکورہ روایت میں تو حضرت قرۃ نے مہر نبوت کا سماع نہیں کیا بلکہ یہ تو ان کے بچپن کا یہ واقعہ انہوں نے آپ ﷺ کی زیارت کی اور مہرِ نبوت کو بھی دیکھا اور اس واقعہ میں تو کسی محدث نے شک کا احتمال نہیں بیان کیا۔ اس لیے اس حدیث کو حضرت قرہ بن ایاس کی وجہ سے کمزور قرار دینا محدثین کے اصول اور اسلامی روایات کے بالکل خلاف ہے۔
- حضرت عبداللہ بن سرجس بھی صغار صحابہ میں سے ہیں اور ان کے متعلق جو کہا گیا کہ آپ ﷺ کو صحبت نبوی حاصل نہیں ہے تو اس حوالے سے حافظ ابن عبدالبر کا قول یہ ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں کوئی اختلاف نہیں اور جس کسی نے صحبت نبوی کا انکار کیا ہے اس کثیر صحت مراد ہے۔ (۴۴)
- جعد بن عبدالرحمٰن الکندی کو یحییٰ بن معین اور نسائی وغیرہ نے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام مالک کے ان سے روایت نہ کرنے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہو سکی، ممکن ہے کہ ان کے پاس ان کی روایت ہی نہ پہنچی ہو۔ ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ جعد سے متعلق شک کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ امام بخاری کی تحقیق زیادہ قابل اعتماد ہے۔ (۴۵)
- حضرت سلمان فارسی والی حدیث مسند احمد میں حدیث نمبر ۲۳۷۳۷ پر موجود ہے جس کی سند میں کوئی مجہول، ضعیف اور مدلس راوی موجود نہیں ہے۔ اس کی سند کچھ اس طرح ہے حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ جہاں تک مذکورہ راوی ابو قرہ الکندی کا تعلق ہے۔ انکے نام میں اگرچہ اہل علم نے اختلاف کیا ہے اور بعض نے یہ کہا کہ ان کا نام معلوم نہیں ہے، ابن حبان نے ان کو ثقہ تابعی قرار دیا ہے۔ (۴۶) ابن سعدؒ نے طبقات میں اس کا نام بھی بتایا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ وہ کوفہ کے معروف قاضی تھے۔ (۴۷) اسی طرح وکیع بن خلف نے اخبار القضات میں انکا تذکرہ ایک معروف قاضی کے طور پر کیا ہے۔ (۴۸)
- حدیث ابن عباس جسے دلائل النبوۃ میں امام بیہقیؒ نے نقل کیا ہے وہ اگر الکَلْبِیّ کی وجہ سے ضعیف ہے تو اس سے کوئی

فرق نہیں پڑتا کیونکہ مہر نبوت متعدد صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

- حدیث ام خالد بخاری میں ۳۰۷۱ نمبر پر موجود ہے اور اس میں بَکَّارُ بْنُ جَارِسْتَ نامی راوی موجود نہیں۔ بخاری میں وارد شدہ حدیث کی سند اس طرح مذکور ہے "حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ" مذکورہ تمام رواۃ صحت کے اعلی معیار پر قائم ہیں۔
- امام بیہقیؒ نے دلائل النبوۃ میں حدیث عائشہ بیان کی ہے تو اس کے ضعف سے بھی کوئی فرق نہیں آتا کیونکہ مہر نبوت کی احادیث صحت کے اعلیٰ درجہ پر ہیں۔

مہر نبوت کے رواۃ کی مجموعی تعداد

کتب شمائل اور احادیث مبارکہ کی چھابین کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ مہر نبوت کی کیفیت و ہیئت سے متعلق احادیث مبارکہ کے متن میں اگرچہ اختلاف ہے تاہم معنی سب کا ایک ہے۔ مذکورہ روایات کے ضعف کے باوجود مہر نبوت کے وجود سے انکار ممکن نہیں ہے کیونکہ مقصود کے اعتبار سے یہ روایات تواتر بالمعنی کے درجہ میں ہیں۔ مجموعی طور پر مہر نبوت سے متعلق روایات مندرجہ ذیل گیارہ صحابہ کرام سے مروی ہیں۔

۱. السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ - (صحيح البخاری، صحيح مسلم)
۲. أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ- (صحيح البخاری)
۳. جابر بن سمره (صحيح مسلم)
۴. عَبْدَاللهِ بْنِ سَرْجِسَ (صحيح مسلم)
۵. ابو زيد عمرو بن اخطب(مسند احمد، طبرانی، المعجم الكبير)
۶. سلمان فارسی(مسند احمد، مسند البيزار)
۷. علی بن ابی طالب(مصنف ابن ابی شيبة)
۸. ابوسعيد خدری(مسند احمد، ترمذی فی الشمائل)
۹. رُميثه بنت عمرو بن هاشم(مسند احمد، ترمذی فی الشمائل)
۱۰. ابو رمثه رفاعه بن يثربی التيمی(مسند احمد، ابن حبان)
۱۱. قرة بن اياس(مسند احمد)

مذکورہ بالا رواۃ میں سے چار صحابہ کرام کی روایات صحیح البخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہیں۔ ان میں سے دو خواتین اور نو مرد ہیں، جن میں سے اکثر اگرچہ صغار صحابہ کرام ہیں لیکن کم از کم تین صحابہ بڑی عمر کے بھی ہیں۔ جابر بن سمرہ، سلمان فارسی اور علی المرتضی اور صغار صحابہ کرام میں صرف قرۃ بن ایاس پر سماع نہ ہونے کا شک ہے جبکہ باقی صحابہ اتنے چھوٹے نہیں ہیں جیسے ابو سعید خدری، سائب بن یزید، عمرو بن اخطب وغیرہ۔ علاوہ ازیں صحابہ کرام سے متعلق امت کا اجماع ہے کہ ان میں جھوٹ کا احتمال نہیں ہے۔ صحابہ کرام اپنا چشم دید واقعہ اور اپنا سماع نقل کریں یا دیگر صحابہ کرام سے سن کر بیان کریں ہر صورت میں ان کی روایت حجت ہوتی ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ مہر نبوت سے متعلقہ اخبار کِبار صحابہ کرام سے کیوں منقول نہیں ہیں تو اس ضمن میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ جس طرح شریعت کے ہر حکم کا قرآن حکیم میں مذکور ہونا لازم نہیں ہے تو ہر عقیدہ اور ہر عمل کے لیے کِبار صحابہ کرام سے روایت کا نہ ہونا اس کے عدم وجود کا سبب نہیں ہو سکتا۔ اس لیے مہر نبوت کے بارے میں گیارہ

صحابہ کرام کی احادیث صحیحہ کی موجودگی میں اس کا انکار کر دینا دینی روایات کے منافی معلوم ہوتا ہے۔ خاص طور پر جبکہ امام بخاری و مسلم، صحاح ستہ کے مؤلفین اور امام احمد بن حنبلؒ جیسے وقیع محدثین کرام ان روایات کو اپنی کسوٹی سے گزار کر انہیں قابل اعتماد اور صحیح اخبار قرار دیں تو کسی طور پر انہیں رد نہیں کر کیا جاسکتا۔

موضوع کے بالاستیعاب مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مہر نبوت پر وارد شدہ اعتراضات کمزور اور ضعیف ہیں۔ مہر نبوت کی تین یا چار احادیث صحت کے متوسط معیار پر پوری اترتی ہیں اور محدثین کے ہاں احادیث کی قبولیت کے لیے یہ درجہ ایک نا قابل انکار حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے اور یہ تواتر کے قریب آجاتا ہے۔ کچھ احادیث اگر ضعیف ہیں تو ان کا ضعف ان صحیح احادیث پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ انہیں جملہ احادیث کے پیش نظر امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ " مہر نبوت کی احادیث متفقہ طور پر ثابت ہیں کہ مہر کا سرخ نشان آپ ﷺ کے بائیں کندھے پر واضح طور پر موجود تھا جس کی مقدار وقت کے ساتھ بدلتی رہتی تھی وہ چھوٹا ہوتا تو کبوتر کے انڈے کے برابر اور بڑا ہوتا تو ہاتھ کی مٹھی کے برابر ہوتا تھا۔" (۴۹)

جس طرح کعبہ اللہ دیکھنے میں تواینٹ گارے سے تیار کردہ ایک عمارت کا نام ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ اسلام کا شعار اور مقدس مقام ہے، اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر پر مہر نبوت کا نشان بظاہر گوشت کا حصہ ہے مگر مذہبی اور دینی طور پر وہ ایک برحق اور مسلمہ حقیقت ہے جس کا انکار ممکن نہیں۔ طوالت کے پیش نظر مذکورہ روایات کی اسناد کو حذف کیا گیا ہے، تفصیلی مطالعہ کے لئے اصل مصادر کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔ مہر نبوت کے رواۃ سے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ معروف اصحاب رسول اور امہات المومنین نے اس کی خبر نہیں دی۔ مزید براں جن لوگوں کا اس کی روایات میں تفرد ہے وہ بعد کے ہیں اور ان کے بیانات میں لفظی تضاد ہے۔

مذکورہ روایات کی استنادی حیثیت کے حوالے بعض محدثین نے جو کلام کیا ہے وہ اپنی جگہ درست ہے۔ تاہم یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ کم وبیش تمام محدثین نے مذکورہ روایات کو بیان کیا ہے۔ بعض محدثین کے خدشات کو پیش رکھتے ہوئے کثرت رواۃ کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے۔ کتب شمائل کے مصنفین نے مہر نبوت سے متعلق روایات کو بطور معجزہ نقل کیا ہے۔ تلقی بالقبول کی وجہ سے اگر کہیں ضعف موجود ہے تب بھی یہ روایات قابل اعتماد ہیں۔

اللهمَّ صَلِّ على سيّدنا مُحمَّد النبيّ الأميّ وعَلى آله وَأَصْحَابه وسَلِّمْ تَسْلِيمًا كثيرا.

حوالہ جات وحواشی

(۱) البخاری،صحیح البخاري ، كتاب الوَضُوء، باب اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوءِ النَّاسِ،۸۱/۱، رقم الحديث ۱۸۷؛وأيضًا في باب خاتم النّبوّة، ۱۳۰۱/۳، رقم: ۳۳۴۸، وايضًا في كتاب الدعوات، باب الدّعاء للصّبيانِ بالبركة ومسحِ رؤوسهم، ۲۳۳۷/۵، رقم الحديث ۵۹۹۱۔

(۲) مسلم،المسند الصحيح، كتاب الفضائل،باب إثبات خاتم النبوة وصفته ومحله،۱۸۲۳/۴،رقم الحديث ۲۳۴۴

(۳) الترمذی،الجامع الصحيح،ابواب المناقبﷺ،بَاب فِي خَاتَمِ النُّبُوَّةِ ،رقم الحديث ۳۶۴۴

(۴) مسلم،المسند الصحيح، كتاب الفضائل،باب إثبات خاتم النبوة وصفته ۔۔۔،رقم الحديث ۲۳۴۶

(۵) الترمذی، محمد بن عیسی ، ابو عیسی ،الشمائل المحمدية والخصائل المصطفوية،الناشر : المكتبة التجارية، مكة المكرمة،الطبعة: الأولى، ۱۴۱۳ھ-- ۱۹۹۳م،بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ النُّبُوَّةِ،رقم الحديث ۲۰، ۴۴/۱

(۶) مسلم،المسند الصحيح، كتاب الْفَضَائِلِ ,بَابُ إِثْبَاتِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ، وَصِفَتِهِ،رقم الحديث 2346

(۷) اَیْضًا، بَابُ شَيْبِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رقم الحديث ۱۰۹-(۲۳۴۴)،
(۸) الحاکم ابو عبد الله محمد بن عبد الله، المستدرك على الصحيحين، دار الکتب العلمیۃ—بیروت الطبعۃ: الأولی، ۱۴۱۱—۱۹۹۰، ذِكْرُ أَخْبَارِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ مُحَمَّدٍ—، رقم الحدیث ۴۱۹۸
(۹) ابو نعیم احمد بن عبد الله الأصبہانی، الطب النبوي، دار ابن حزم، الطبعۃ: الأولی، ۲۰۰۶م، باب في تقديم المعرفة في صناعة الطب رقم ۴۰؛ احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث ۱۰۹ ۷
(۱۰) ابو داود سلیمان بن الأشعث، السنن، كِتَاب اللِّبَاسِ، بَابٌ فِي حَلِّ الْأَزْرَارِ، رقم الحدیث ۴۰۸۲،
(۱۱) النسائی، عبد الرحمٰن احمد بن شعیب، السنن الكبرى، باب قَوْلُهُ تَعَالَى: وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، رقم الحدیث ۱۱۴۳۲ مؤسسۃ الرسالۃ—بیروت، الطبعۃ: الأولی، ۱۴۲۱ھ—۲۰۰۱م
(۱۲) احمد بن محمد بن حنبل، ابو عبد الله، مسند الإمام أحمد بن حنبل، مؤسسۃ الرسالۃ، الطبعۃ: الأولی، ۱۴۲۱ھ، حَدِيثُ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، رقم الحدیث ۲۰۷۳۲
(۱۳) الترمذی، الجامع، أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ، رقم الحدیث ۳۶۳۸
(۱۴) البیہقی، احمد بن الحسین بن علی بن ابو بکر، دلائل النبوة ومعرفة، دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۰۵ھ، بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعَجُّبِ الْحَبْرِ الَّذِي سَمِعَهُ يَقْرَأُ سُورَةَ يُوسُفَ، مُوَافَقَتِهَا—، ۲۷۶/۶
(۱۵) الطبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الكبير، مکتبۃ ابن تیمیۃ — القاہرۃ، دار الصمیعی - الریاض / الطبعۃ الأولی، ۱۴۱۵ھ - ۱۹۹۴م)، رقم ۳۲، أُمُّ بَكْرٍ بِنْتُ الْمِسْوَرِ، عَنْ أَبِيهَا
(۱۶) البیہقی، احمد بن الحسین بن علی، ابو بکر، دلائل النبوة، الناشر: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۰۸ھ—۱۹۸۸م، بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ، مَعَ أَبِي طَالِبٍ حِينَ أَرَادَ الْخُرُوجَ إِلَى الشَّامِ—، ۲۴/۲؛ الترمذی، سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُولِ اللهِ بَابُ مَا جَاءَ فِي بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ ﷺ، رقم ۳۶۲۰،
(۱۷) مسند الإمام أحمد بن حنبل، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۲۱ھ—۲۰۰۱م، رقم الحدیث ۲۲۹۹۷ ج ۳۸ ص ۱۰۳
(۱۸) انظر: ابن حجر، فتح الباری (قَوْلُهُ بَابُ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ)، بذیل حدیث ۳۵۴۱ (۶/ ۶۶۳)۔
(۱۹) علی بن محمد، الملا الہروی، جمع الوسائل في شرح الشمائل، المطبعۃ الشرفیۃ- مصر، طبع علی نفقۃ مصطفى البابی الحلبی واخوتہ، عدد الأجزاء: ۲، (بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ النُّبُوَّةِ)، ۵۸/۱
(۲۰) ابن حجر العسقلانی، فتح الباري شرح صحيح البخاري، (قَوْلُهُ بَابُ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ)، ۵۶۱/۶۔
(۲۱) ابو داود سلیمان بن داود، الطیالسي مسند أبي داود الطيالسي، الناشر: دار ہجر—مصر، الطبعۃ: الأولی، ۱۴۱۹ھ—۱۹۹۹م، الْأَفْرَادُ عَنْ عَائِشَةَ، رقم الحدیث ۱۶۴۳، ۱۲۵/۳
(۲۲) السیوطی، عبد الرحمٰن بن ابی بکر، جلال الدین، الخصائص الكبرى، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ذكر المعجزات والخصائص في خلقه الشريف صلى الله عَلَيْهِ وسلم، ۱۰۳/۱۔
(۲۳) السہیلی، ابو القاسم عبد الرحمٰن بن عبد الله، الروض الأنف في شرح السيرة النبوية، دار إحیاء التراث العربي، بیروت، الطبعۃ: الأولی، ۱۴۱۲ھ، وِلَادَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ۱۶۸/۲
(۲۴) محمد بن محمد، ابو الفتح، عيون الأثر في فنون المغازي والشمائل والسير، دار القلم — بیروت، الطبعۃ: الأولی، ۱۴۱۴/۱۹۹۳، ذِكْرُ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ، ۳۵۷/۲؛ ابن کثیر، البداية والنهاية، ۳۴۴/۵؛ السیوطی، خصائص الکبریٰ ۴۸۰/۲
(۲۵) ابن حجر، احمد بن علی، العسقلانی، فتح الباري شرح صحيح البخاري، دار المعرفۃ بیروت، ۱۳۷۹، باب قَوْلُهُ بَابُ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ، بذیل حدیث ۳۵۴۱

(۲۶) مفتی احمد یار خان نعیمی، مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح ،۱/۴۵۱
(۲۷) ابن حبان، محمد بن حبان، صحیح ابن حبان، موسسۃ الرسالۃ بیروت، ۱۴۱۴-۱۹۹۳، باب ذِكْرُ حَقِيقَةِ الْخَاتَمِ الَّذِي كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مُعْجِزَةً لِنُبُوَّتِهِ، حدیث رقم الحدیث ۶۳۰۲؛ الہیثمی ،ابو الحسن نور الدین علی بن ابی بکر، موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان، ۳-بَاب فِي خَاتَمِ النُّبُوَّة، الناشر: دار الکتب العلمیۃ، حدیث رقم الحدیث ۲۰۹۷.
(۲۸) مسلم ،المسند الصحیح، ،کتاب اللِّبَاسِ وَالزِّينَةِ ،بَابُ لُبْسِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، وَلُبْسِ الْخُلَفَاءِ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ، رقم الحدیث ۵۴-(۲۰۹۱)
(۲۹) ابن حجر،فتح الباري شرح، رقم الحدیث [۳۶۷۴]
(۳۰) ابن کثیر ،ابو الفداء إسماعیل بن عمر ،البدایۃ والنہایۃ ،بَابُ مَا يُذْكَرُ مِنْ آثَارِ النَّبِيِّ ﷺ الَّتِي كَانَ يَخْتَصُّ بِهَا فِي حَيَاتِهِ، دار ہجر للطباعۃ والنشر والتوزیع الإعلان، سنۃ النشر: ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳م، ۳۶۵/۸
(۳۱) ایضًا
(۳۲) یعقوب بن سفیان ،المعرفۃ والتاریخ، الناشر: مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، الطبعۃ: الثانیۃ، ۱۴۰۱ ھ- ۱۹۸۱ م، بذیل حدیث مَنصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، ۶۳۸/۲
(۳۳) صلاح الدین ابو سعید خلیل بن کیکلدی العلائی، جامع التحصیل في أحکام المراسیل، عالم الکتب-بیروت الطبعۃ: الثانیۃ، ۱۴۰۷-۱۹۸۶، رقم ۶۳۲، بذیل (حرف القاف)، ص ۲۵۶
(۳۴) احمد بن محمد بن حنبل، العلل ومعرفۃ الرجال، دار الخانی ,الریاض، الطبعۃ: الثانیۃ، ۱۴۲۲ھ-۲۰۰۱م، الجزء الأول من کتاب الْعِلَل وَمَعْرِفَة الرِّجَال، رقم الحدیث ۵، ص ۱۳۱
(۳۵) احمد بن محمد بن حنبل ،مسند الإمام أحمد بن حنبل، الناشر: مؤسسۃ الرسالۃ، الطبعۃ: الأولی، ۱۴۲۱ھ-
(۳۶) ایضًا
(۳۷) ابو الولید سلیمان بن خلف ،التعدیل والتجریح , لمن خرج لہ البخاري في الجامع الصحیح، دار اللواء للنشر والتوزیع - الریاض، الطبعۃ: الأولی، ۱۴۰۶-۱۹۸۶، باب جعد، رقم الحدیث ۲۰۵.
(۳۸) الطبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الکبیر رقم ۶۱۱۰، دار الصمیعی -الریاض/الطبعۃ الأولی، ۱۴۱۵ھ- ۱۹۹۴م، ۲۴۱/۶
(۳۹) ابْنُ عَسَاكِر، تاریخ مدینۃ دمشق، ۳۶۲/۳؛ وَالْبَيْهَقِيُّ، دلائل النبوۃ، ۳۰۴/۱
(۴۰) الذہبی، سیر اعلام النبلاء، موسسۃ الرسالہ، بیروت، طبع سوم ۲۴۷، ۵/۱۹۸۵
(۴۱) ابن حبان، صحیح ابن حبان، حدیث نمبر ۶۲۹۸
(۴۲) الذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۷/۳۱۷
(۴۳) ابن حجر، تہذیب التہذیب، مطبعہ دار المعارف النظامیہ، الہند، طبع اوّل ۱۳۲۶ھ، ۷/۴
(۴۴) الذہبی، تاریخ الاسلام، دار المغرب الاسلامی ۲۰۰۳ء، ۲/۹۵۶
(۴۵) ابن حجر، تہذیب التہذیب، ۲/۸۰
(۴۶) ابن حبان، الثقات، دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد دکن، طبع اوّل ۱۹۷۳ء، ۵/۵۸۷
(۴۷) ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، دار صادر بیروت، طبع اوّل ۱۹۶۸ھ، ۶/۱۴۸
(۴۸) وکیع بن خلف ،اخبار القضات، المکتبہ التجاریۃ الکبریٰ، مصر، طبع اوّل ۱۹۴۷ھ، ۲/۱۸۷
(۴۹) ابن حجر، فتح الباری، ۲۱۳۷۹، ۶/۵۶۳

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆